"امارت و خلافت اور جماعت جہاد میں فرق یا خلیفہ اور امیر جماعت جہادیہ کا فرق"

خلیفۃ المسلمین اور جہادی امارت کے امیر میں ایک واضح فرق ھے جس کی کچھ وجوہات یہ ہیں :

1) خلیفہ کو نصب کرنا پوری کی پوری امت پر واجب ہے اور اس کی مصلحت بغیر تنصیب خلیفہ کے حاصل ہوہی نہیں سکتی بخلاف جہادی امیر کے کہ جو کسی علاقے کا جس میں جہاد جاری ہو ۔ عارضی امیر ہوتا ہے اور جس کا نصب کرنا مجاہدین کے کلمے کو جمع کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین نے رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کی تدفین کو خلیفہ کی تنصیب تک موخر کر دیا تھا جس سے پتہ چلتا ھے کہ اسلام کی بقا ہی خلافت کے قیام میں ہے۔

2) صحیح مسلم کی حدیث میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جب دو خلفاء کی بیعت کی جائے تو جس کی بیعت بعد میں کی جائۓ اس کو قتل کر دو . پس یہ حدیث خلافت کے متعلق ہے اور اس کو جماعت جہاد پر منطبق کرنا درست نہیں ۔

کیوں که ہمارے زمانے میں افغانستان میں بھی اضطرار کی وجه سے جب کوئی ایک جہادی جماعت کسی علاقے میں کام نا کر پاتی تو اس کی جگه کوئی اور جماعت ادھر وجود میں آ جاتی اور متعدد جماعات ایک وقت میں موجود رہیں پس واضح ہو گیا فرق خلافت و امارت کبری کا جہادی امارت سے اور سابقه حدیث کا انطباق خلافت پر ہو گا نا که امارت جہاد پر .

3) جہاں تک خلیفه کی تنصیب ہے تو وہ بعض دفعه سابقه خلیفه کی طرف سے نامزدگی سے ہوتی ہے یا اہل حل و عقد کی بیعت کی وجه سےہوتی ہے اور یا قہر و غلبه کی وجه سے .. جبکه خلیفه کی غیر موجودگی میں امیر جماعت جہادیه کے لیئے یه شروط عائد نہیں ہوتیں .

4) جہاں تک خلیفه کا تعلق ہے تو اس کے لئے 12 شروط ہیں جسے ہم نے(2/6) میں ذکر کیا اور دمیجی نے امامت عظمی میں اور ماوردی نے احکام سلطانیه میں جیسے قریشی هونا صاحب سلطه ہونا وغیرہم , لیکن جہادی امیر کے لئے یه شروط ہونا لازم نہیں کیونکه وہ امیر سفر کی طرح ایک وقتی امیر ہے جس سے مقصود اس کے اصحاب کے کلمے کو جمع رکھنا ہے۔

5) خلیفة المسلمین جب تک کتاب و سنت سے حکمرانی کرتا رہے وہ معزول نہیں ہو سکتا لیکن جہادی امیر صرف تب تک ہوتا ہے جب تک کسی خطه میں جہاد جاری ہو۔ جہاد کے خاتمے کے ساتھ ہی اس کی امارت اختتام

پذیر ہو جاتی ہے۔

6) خلیفة المسلمین کی بیعت ہر مسلمان پر واجب ہے اور اس کی بیعت کا حکم اور بیعت نا کرنے والے کی مذمت وارد ہے۔ جیسا کہ امام احمد فرماتے ہیں۔

" جو تلوار کے ذریعہ غلبہ پا لے اور خلیفہ بن جائے اور امیر المومنین کہلوانے لگے تو کسی الله اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے کے لئے جائز نہیں که وہ اس حال میں رات گذارے که اس پر امام ناہو چاہے وہ امام نیک ہو یا فاسق و فاجر وہ امیر المومنین ہے"الاحکام السلطانیه لابی یعلی 23/2۔

جبکه امیر جہاد کی بیعت واجب نہیں بلکه اس کے ساتھ صرف بر و تقوی کے کاموں میں تعاون واجب ہے۔

7) اور یه بھی که خلیفه کی بیعت کو منتقل کرنا جائز نہیں جب تک کفر بواح کا مرتکب ناہو لیکن ایک امیر جہاد کو چھوڑ کر کسی دوسری جہادی جماعت کے امیر کو امیر بنا لینا جو بہتر انداز میں کام کر رہی ہو یه جائز ہے لیکن ہاں جب وہ کسی جہادی امیر کی سمع و اطاعت پر بیعت کر لے تو اس پر وفا کرنا لازم ھے لیکن مسلم کو اپنے نفس کو محبوس نہیں کر دینا چاہئے بلکه تعاونوا علی البر والتقوی پر عمل کرنا چاہئے۔

8) اور خلیفة پر لازم ہے که وہ امامت کے واجبات کے ساتھ خلیفه بنے یعنی تحکیم شرع الله اور حدود کا نفاذ جبکه امارت کے امیر پر یه لازم نہیں ہے۔

پس یه کچھ واضح فرق ہیں جو ہم نے ذکر کر دئیے ہیں۔

(الدین الخالص 481/9) شیخ امین الله البشاوری .

شیخ امین الله الپشاوری حفظه الله بیعت کی انواع پر بحث کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

پس خلاصه یه ہوا که :

رسول اکرم صل الله علیه وسلم کی بیعت واجب ھے , ایمان اور اسلام پر , اور مختلف اعمال دینیه پر جیسا که پہلے ذکر گذر چکا ,مگر یه صرف رسول اکرم کے ہاتھ پر ہے اور کسی کے لئے نہیں ۔

اور اسی طرح خلیفة المسلمین کی بیعت واجب ہے جب وہ پایا جائےاور احکام کو نافذ کرے اور سلطه حاصل کر لے , چاہے وہ غلبه کے ذریعه زبردستی خلیفه بنے چاہے اہل حل و عقد کی بیعت سے یا چاہے سابقه خلیفه کے عہد کی وجه سے پس اس کی بیعت سے تاخیر جائز نہیں اور قطعا جائز نہیں۔ اور جو اس کی بیعت نه کرے علم اور قدرت کے باوجود وہ الله اور اس کے رسول کا نافرمان اور باغی ھے اور اگر اسی حال میں مرجائے تو جاہلیت

کی موت مرے گا اللہ کی نافرمانی میں اور اس کا مطلب کفر پر موت نہیں جیسا کہ بعض جاہل لوگ گمان کرتے ہیں کیونکہ اس بات پہ مسلمان متفق ہیں کہ خلیفہ کی بیعت کا ترک کرنا کفر نہیں اور اس مسئلہ کی تفصیل فتح الباری اور نووی شرح مسلم میں دیکھ سکتےہو۔

اور امیر جہاد کی بیعت اگر امام پایا جائے تو اس سے بھی اللہ کے نبی نے منع نہیں فرمایا بلکہ مدح فرمائی ہے جیسا موتہ کے معرکہ میں خالد بن ولید کی بیعت وغیرہ

اور جہاں تک مسلمانوں کے علاقوں میں پائےجانے والی وہ جماعات ہیں جن کا جہاد اور میدانوں سے کوئی تعلق نہیں پس ہمارے نزدیک ان کی بیعتوں کا فاسد اور بدعت ہونا ظاہر ہے اور ان کی بیعت اوقات و اموال کا ضیاع اور اعمال کا نقصان ہے جیسا کہ ہم نے تجربہ کیا اور دیکھا ہے بلکہ ان تنظیمات اور جماعتوں کا بناناہی بدعت ہے۔ اور ایسی تنظیموں اور جماعتوں کی کثرت نے مسلمانوں کو تنگی میں مبتلا کر رکھا ہے اور تفرقہ میں ڈال رکھا ہے اور اس میں کسی عاقل کو شک نہیں ہاں البتہ وہ جو حب جاہ کا مریض اور خواہش کا پجاری ہو وہ اس معرفت کو نہیں پا سکتا ۔(الدین الخالص ٩/٤٨٥)